ہندوستان بھر میں اہل سنت و جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ میں ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شایع ہوتا ہے

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور حنفیوں کی خصوصاً حمایت کرنا۔
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤساء عظام سے سالانہ ۵ روپے
(۵) عام خریداران سے سالانہ للعہ ر
ششماہی عاؔر
(۶) ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

(ایڈیٹر)

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْهُ فِی الدِّیْنِ

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔ یا وی پی کی اجازت
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائے گی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ مہر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جسمیں تہذیب سے کام نہ لیا گیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہوں گے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں
(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی جناب ایڈیٹر الفقیہ و اعلیٰ مینیجر الفقیہ امرتسر ہونی چاہیئے

جلد (۷) مطبوعہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۲۴ء یوم جمعہ نمبر (۴۴)

اطلاع ضروری

ماہ جون ۱۹۲۴ء سے الفقیہ کی اشاعت بجائے مہینہ میں دو بار ہونے کے چار بار کر دی گئی تھی اس امید پر کہ ہمدردان اخبار اس کی توسیع اشاعت میں خاص کوشش فرمائیں گے۔ مگر افسوس

"خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم"

میں نے ارادہ ظاہر کر دیا تھا کہ ماہ دسمبر تک انتظار کرونگا۔ اگر ہمدردان اخبار نے دو دو خریدار مہیا کر کے قیمتیں بھجوا دیں تو بہتر ورنہ میں پھر مہینے میں دو بار کر دونگا۔

ماہ دسمبر قریب آرہا ہے اور وقت تھوڑا رہ گیا ہے اب یہ آخری التماس چند پرچوں میں شائع کر دیجائیگی

اگر بہی خواہان اخبار نے توجہ فرمائی اور خریداروں کی تعداد ایک ہزار ہو گئی تو انشاء اللہ اخبار مہینے میں چار بار چھپتا رہیگا۔ اور اگر برادران ملت نے اب بھی اس کی ضرورت نہ سمجھی تو مجبوراً دسمبر کے بعد پرچہ اپنی سابقہ تاریخوں پر شائع ہوا کریگا مہینے میں دو بار ہونے کی صورت میں چندہ سالانہ سے (تین روپیہ) تھا۔ اور چار بار ہونے سے صرف ایک روپیہ بڑھا۔ اس میں سے ۲ روپے سالانہ تو محصول ڈاک میں گئے باقی صرف دس آنہ میں دو اشاعتیں ماہوار زائد دینے سے دفتر کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اس پر بھی برادران ملت کو احساس نہیں۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جاوے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(خاکسار معراج الدین احمد مالک و ایڈیٹر الفقیہ)

یاران طریقت کو اطلاع

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث ادام اللہ فیضہم لاہور سے قصور۔ فیروزپور رہتک ہوتے ہوئے دہلی وارد ہوں گے۔ وہاں سے آگرہ تشریف لیجا کر تمام علاقہ آگرہ کا دورہ فرمادیں گے۔

درخواست

ایک شخص جس نے انٹرنس تک انگریزی حاصل کی ہے۔ اردو فارسی بخوبی جانتا ہے قدرے ناگری بھی جانتا ہے مختلف مقامات پر ماسٹر رہ چکا ہے اور کلرکی کام بھی کرسکتا ہے۔ اگر کسی رئیس سیٹھ صاحب کو اپنے بچوں کیلئے ماسٹری یا اپنے کاموں کیلئے کلرک کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں (سید محمد حیدر ماسٹر محلہ [illegible])

عبداللہ بنارسی کا ایمان

(از عالیجناب مولانا مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب حنفی کوٹلوی)

(۱)

حضرات ناظرین! عرصہ ہوا کہ میں نے چند مسائل بطور نمونہ "غیر مقلدین کی فقہ" کے عنوان سے ۵ جولائی ۱۹۱۹ء کے الفقیہ میں شائع کئے تھے۔ چونکہ اس میں مولوی وحید الزمان کی کتاب نزل الابرار کا حوالہ معہ نشان صفحہ لکھدیا تھا۔ اس لئے ان مسائل سے انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ اور اقرار میں مذہب کا حال کھل جاتا تھا اس لئے چار پانچ سال کی خاموشی کے بعد آج مورخہ ۳۰ نومبر ۲۳ء کو ایک پیکٹ ڈاکخانہ کی معرفت مجھے ملا جس میں ایک رسالہ ملفوف تھا جو عبداللہ بنارسی نے سال رواں کے محرم میں ان مسائل کے جواب میں لکھا اور ماشاء اللہ کیا اچھا لکھا۔

پہلے تو اپنی فقہ سے انکار کرتا ہے کہ ہماری فقہ کی کوئی کتاب نہیں۔ پھر مولوی وحید الزمان کو حنفی مذہب ثابت کرتا ہے۔ پھر مولوی ابوالقاسم بنارسی کو جھوٹی صفتیں لالچ کے لئے گرنیوالا لکھتا ہے پھر ان سب مسائل کو حنفی مذہب کے سر تھوپنا چاہتا ہے۔ فنعوذ باللہ من شر الجہل والعناد۔ آخر بنارسی کو ایسا کیوں کرنا پڑا؟ محض اس لئے کہ ان اعتراضات نے ناک میں دم کر دیا۔ آخر جان چھڑانے کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ بہانہ تو کرنا تھا۔ اگر فقہ کی کوئی کتاب اپنی مانتا ہے تو پھر وہی مصیبت پیش آتی ہے۔ اگر وحید الزمان کو غیر مقلدین کا عالم مترجم کتب صحاح مانتا ہے تو اور مشکل۔ آخر یہی سوجھی کہ نزل الابرار سے صاف منکر ہو جاؤ کہ یہ ہماری فقہ کی کتاب ہی نہیں اور مصنف کو بھی اپنے زمرہ سے خارج کر دو تو خلاصی ہو جائیگی۔ مگر یہ نہ سمجھا کہ ساری دنیا بے وقوف نہیں۔ اہل دانش تاڑ جائیں گے۔ کہ مولوی وحید الزمان جس کا غیر مقلد ہونا علمی دنیا میں اظہر من الشمس ہے۔ اور اس کی کتاب کا غیر مقلدین کی فقہ ہونا ابین من الامس ہے۔ آج اس کو اپنے زمرے سے خارج کیا جاتا ہے تو ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ
وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

قال البنارسی۔ آجتک تمام دنیا جانتی ہے کہ فقہ کی کتابیں مقلدین کی ہیں (دیر حنیث صـ)

اقول۔ اگر غیر مقلدین کا کوئی مذہب ہوتا تو ان کی فقہ کی بھی کتابیں ضرور ہوتیں۔ کیونکہ ائمہ مذہب اپنے متبعین کی آسانی کے لئے ضرور جزئیات مسائل لکھ جاتے۔ فقہ حنفی موجود۔ فقہ شافعی موجود۔ فقہ مالکی حنبلی کی کتابیں دنیا میں موجود۔ غیر مقلدین کی فقہ کی کتاب کوئی نہیں۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ ان کا مذہب الگ کوئی نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث، مولوی نذیر حسین دہلوی، مولوی عبد الجبار غزنوی، مولوی محمد حسین لاہوری و دیگر علمائے غیر مقلدین کے اکثر فتاوے کتب فقہ حنفی سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ آخر بیچارے کریں کیا۔ جب کہیں ٹھکانا نہیں ملتا۔ تو فقہ حنفیہ کا دامن پکڑتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ کو بہت سے تنازعہ کے بعد آخر ماننا پڑا کہ اہلحدیث اس فقہ کے منکر نہیں جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ مجتہدین کے مقرر کردہ اصولوں پر متفرع ہے (اہلحدیث ۴ اکتوبر ۲۳ء)

اس ضرورت کو محسوس کر کے مولوی وحید الزمان صاحب نے نزل الابرار غیر مقلدین کے لئے فقہ کی کتاب لکھی۔ بجائے اس کے کہ غیر مقلدین اس کا شکریہ ادا کرتے اُلٹا اس کو اپنی جماعت سے خارج سمجھنے لگے حالانکہ وحید الزمان کا غیر مقلد ہونا کوئی پوشیدہ نہیں۔ اگرچہ وہ بوقت تالیف ترجمہ ہدایہ حنفی تھا۔ مگر صدیق بھوپالی کے ہاں سے صحاح کے ترجمہ کرنے پر کچھ مشاہرہ مقرر ہوگیا۔ تب سے آپ حنفیت سے الگ ہو کر غیر مقلدیت کے جامہ میں آگئے۔ اور حنفیہ کی تردید میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ فاناللہ۔

قال۔ نہ اہلحدیثوں کو ان کتب فقہیہ کی ضرورت ہے (صـ)

اقول۔ بیشک غیر مقلدوں کو فقہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصلتان لا یجتمعان (الحدیث) حسن سمت ولا فقہ فی الدین۔

آپ کیا جانیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ سے پوچھئے جنہوں نے فرمایا الناس کلہم فی الفقہ عیال ابی حنیفۃ رحمہ اللہ۔ اور یہ بھی فرمایا من اراد ان یتبحر فی الفقہ فلیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ (مرقاۃ جلد اول صـ) اور فرمایا۔ من لم ینظر فی کتبہ لم یتبحر فی العلم ولا یتفقہ۔ یعنی جس شخص نے امام ابوحنیفہ رح کی کتابوں میں نظر نہیں کی وہ علم و فقہ میں تبحر حاصل نہیں کرسکتا (خیرات الحسان صـ)

امام وکیع سے پوچھئے وہ فرماتے ہیں وددت ان یجتمع لی عشر فقہ ابی حنیفۃ (میں چاہتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ رح کی فقہ کا زیادہ نہیں دسواں حصہ ہی میرے پاس جمع ہو جائے)۔

غیر مقلدین کہتے تو یہی ہیں کہ کتب فقہیہ کی ضرورت نہیں۔ مگر اس کے سوا ان کا کام بھی نہیں چلتا۔ ان مدعیان اجتہاد سے دو چار مسئلے ایسے پوچھے جائیں جو متقدمین سے منقول نہ ہوں تو ان کو اپنے اجتہاد کا پتہ لگ جائے۔

قال۔ ہر اہلحدیث عالم مجتہد ہے۔

اقول۔ سبحان اللہ۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ کیا عجیب لکھا ہے صدیق حسن بھوپالی نے حطہ میں قال المولی ابو الخیر ان قصارے نظر ابناء اہل الزمان فی علم الحدیث فی مشارق الانوار فان ترفعت الی مصابیح البغوی ظنت انہا تصل الی درجۃ المحدثین وما ذلک الا لجہلہم بالحدیث (حطہ صـ) یعنی اس زمانہ کے عالموں کی منتہائے نظر علم حدیث میں مشارق الانوار ہے۔ اگر مصابیح بغوی تک پہنچے تو گمان کیا انہوں نے کہ درجہ محدثین کو پہنچ گئے۔ اور نہیں ہے یہ مگر بسبب ان کی جہالت کے علم حدیث سے۔

پھر اسی صفحہ میں ہے واما فی زماننا ہذا فلا یولد فیہ الحافظ الضابط المحدث الکامل بل الشیخ الفاضل بل عدم فیہ الطالب الصادق والمبتدی الراغب ایضاً۔ یعنی صدیق حسن کہتا ہے کہ ہمارے اس زمانہ میں نہ کوئی حافظ ضابط محدث کامل بلکہ شیخ فاضل پیدا کیا گیا بلکہ اس زمانہ میں تو طالب صادق اور مبتدی راغب بھی کوئی نہیں۔ اور بنارسی ہر ایک عالم کو مجتہد قرار دیتا ہے فاناللہ وانا الیہ راجعون۔

ایڈیٹر اہل حدیث نے اپنے اجتہاد سے منکوحہ جد کی
ت کا فتویٰ دیا تھا جو ابھی مولوی وحید الزمان کے سمجھانے
سے سمجھا۔ مولوی وحید الزمان اپنی کتاب تنقید الہدایہ کے
صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں۔ ومن العجائب ما افتی بہ
مفتی الماجن فی زماننا انہ تحل امرءۃ الجد
ن اللہ تعالیٰ قال ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم ولم
ل ما نکح اجدادکم فقلت لہ ان لفظ الاٰباء
مل الاجداد کما قال تعالیٰ بل نتبع ما الفینا
یہ آباءنا وقال یعقوب لیوسف کما اتمہا
ابویک من قبل ابراہیم و اسحٰق ولو کان
تقول فلیس یحرم ام الام لان اللہ تعالیٰ
حرمت علیکم امہاتکم ولم یقل جداتکم
مہات امہاتکم ولکن ذلک لیس بمحرم بنت
نت لان اللہ تعالیٰ قال حرمت علیکم بناتکم
یقل بنات بناتکم وھذا امر اجماعی
فقت الامۃ علیہ فانت تخرق الاجماع
یر ورجع عن قولہ یعنی عجائبات سے ہے وہ
ی جو ہمارے زمانہ کے ایک بے باک مفتی (مولوی ثناء اللہ)
دیا۔ کہ منکوحہ دادا کی حلال ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ
ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم فرمایا ہے ما نکح
اجدادکم نہیں فرمایا یعنی باپ کی منکوحہ کو منع فرمایا
۔ اور دادا کی منکوحہ کو منع نہیں فرمایا۔ وحید الزمان
ہیں کہ میں نے اس کو کہا کہ آباء کا لفظ اجداد کو
شامل ہے جیسے آیت ما الفینا علیہ آباءنا
اور کما اتمہا علی ابویک الخ میں ہے اور اگر
ایسا ہی ہو جیسے کہ تو کہتا ہے تو پھر نانی بھی حرام نہ ہوگی
کہ اللہ تعالیٰ نے ماؤں کو حرام فرمایا ہے نہ کہ نانیوں
نہ دادیوں کو۔ اسی طرح پوتی بھی حرام نہ ہوگی کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے بنات کو حرام فرمایا ہے بنات بناتکم
نہیں فرمایا۔ اور یہ امر اجماعی ہے۔ امت نے اس پر اتفاق
کیا ہے۔ اور تو اجماع کو توڑتا ہے۔ پھر وہ (مفتی بیباک)
ساکن ہو گیا۔ اور اس نے اپنے قول سے رجوع کیا۔"
دیکھئے آپکا مجتہد کہ ایک اجماعی مسئلہ کی واقفیت
نہیں رکھتا۔ اسی اجتہاد نے اربعین غزنویہ تیار کروائی
بنارسی کا اپنا اجتہاد دیکھو کہ ایک زبردست غیر مقلد
حنفی ثابت کرتا ہے۔ حالانکہ اوس کی تالیفات میں
سینکڑوں اندرونی شہادات موجود ہیں کہ وہ غیر مقلد تھا

چنانچہ نزول الابرار کے صفحہ ۷ میں مجتہد معین کی تقلید کو
شرک قرار دیتا ہے۔ اور صفحہ ۸ میں بدعت مذمومہ لکھتا
ہے۔ سینکڑوں مسائل ہیں اس نے حنفی مذہب
کا خلاف کیا ہے مگر بنارسی کا اجتہاد اُسے حنفی ثابت
کرتا ہے۔ ؎

گر ہمیں مکتب است و این ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

مولوی ابو القاسم بنارسی جو کتاب نزول الابرار
کے خاتمہ میں مصنف اور کتاب کی تعریف کرتا ہے
اس کے جواب میں بنارسی لکھتا ہے۔ کہ یہ مطبع
والوں کا عام قاعدہ ہے کہ اپنے یہاں کی مطبوعہ
کتابوں کے آخر میں خاتمۃ الطبع لکھا کرتے ہیں جس
میں مصنف اور کتاب مطبوعہ کی تعریفوں کے پل
باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ آئندہ بھی مصنف اپنی کتاب
چھاپنے کو اُنہی کو دے۔

اقول۔ عام مطبع والوں کو یہ تو جھوٹی تعریفیں
کرنے والے اور محض لالچ کے لئے جھوٹ لکھنے والے
لکھدیا۔ مگر ساتھ ہی اپنے مجتہد ابو القاسم بنارسی کی
دامن پر ایسا بدنما دھبا لگا دیا کہ الامان۔ ہم ابو القاسم
سے پوچھتے ہیں کہ کیا فی الواقع جو تعریفی الفاظ آپنے
مصنف اور کتاب کے حق میں لکھے جھوٹ ہیں اور
صرف چھپوائی کے لالچ اور مطلب سے ایسا لکھا ہے؟
اگر یہی ہے تو ہم یہ مصرع کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ

ع این خانہ تمام آفتاب است

البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ اگر کتاب نزل الابرار
مؤلف سیر حثیث یا ابو القاسم یا کسی اور غیر مقلد کے
نزدیک غلط تھی۔ تو یہ انکار جو آج سیر حثیث میں
ظاہر کیا ہے۔ ہمارے اعتراضات سے پہلے ظاہر
کر دیا ہوتا۔ تو آج یہ خفت نہ اٹھانی پڑتی۔ اب تو
ظاہر ہے کہ اعتراضات کی بوچھاڑ سے تنگ آکر
اپنی بریت ظاہر کی ہے۔ حالانکہ ہم آئندہ ثابت کریں گے
کہ غیر مقلدین ہرگز بری نہیں ہو سکتے۔ اگر ہمارے
جواب الجواب کو بنظر انصاف دیکھیں گے تو اپنے دامن
کو ان نجاسات سے لتھڑا ہوا پائیں گے۔

بنارسی لکھتا ہے "شکر ہے کہ آپ کو یہ امر تسلیم ہے
کہ یہ سب مسائل اہلحدیث کے نزدیک قرآن و حدیث
کے خلاف ہیں" میں کہتا ہوں کہ یہ بنارسی کا اتہام
ہے کہ میری عبارت میں "بعض مسائل" لکھا ہوا ہے۔ آپ
نے بعض کو اڑا کر نقل کیا۔ پھر اس کے جواب میں
خود ہی "سب مسائل" لکھدیا فالی اللہ المشتکیٰ۔ حالانکہ
میں نے یہ لکھا تھا کہ

"البتہ بعض مسائل میں یہی مقصود ہے کہ جن بعض
مسائل کو ہمارے غیر مقلدین احباب مخالف قرآن و حدیث
قرار دیتے تھے۔ آج اپنی فقہ میں انہی کو قرآن و
حدیث سے مستنبط مانتے ہیں۔"

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ مسائل مفصلہ ذیل
میں بعض مسائل ایسے بھی ہیں جنکو غیر مقلدین مخالف
قرآن و حدیث کہا کرتے تھے۔ آج اون کے ایک بڑے
جید عالم مترجم کتب صحاح نے اون کو اس کتاب میں
مستنبط از قرآن و احادیث مانا ہے اور بس!
فانھم لا تکن من المجادلین المکابرین۔

(باقی آئندہ)

چکڑالوی عقیدہ پر مختصر ردّ

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۲۳ء کے رسالہ "بلاغ" میں شیخ
غلام حید صاحب گجراتی و مولوی احمد الدین صاحب
امرتسری کا مضمون بندہ محمود گنجوی کے مطالعہ میں آیا
جس میں ہر دو صاحبان نے حضرت رسول عربی علیہ السلام
کی اطاعت اور آپکی حدیث کے اتباع کو شرک کے
اقسام سے شمار کیا۔ چونکہ ہر دو مضمون شرعی نگاہ کے
لحاظ سے واجب التردید تھے اس لئے راقم الحروف
نے "مشتے نمونہ از خروارے" بطریق اختصار تردید کرکے
اخبار الفقیہ کے مدیر صاحب کی خدمت میں برائے
اشاعت ارسال کر دیا۔

چکڑالوی۔ قرآن کے موجود ہوتے بغرض اطاعت
رسول حدیث رسول پر عمل کرنا شرک فی الاحکام کے
اقسام سے ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ
فاولٰئک ھم الکافرون۔ جو خدا کی منزل کتاب
کے مطابق حکم نہ دے تو یہی لوگ کافر ہیں۔"

گنجوی۔ حدیث رسول صلعم پر بمراد اطاعت رسول
عمل کرنا شرک فی الحکم کے اقسام سے ہرگز نہیں۔
بلکہ بحکم قرآن جائز اور واجب التعمیل ہے۔ جیسے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ﴿۸﴾ (مسلمانو خدا کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ﴿۴﴾ (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ خدا تم کو دوست رکھے)۔

ہر دو آیت مذکورہ سے واضح ہو کہ رسول اللہ صلعم کی اطاعت اور اتباع منزل فی القرآن ہے۔ اور منزل فی القرآن کے مطابق عمل کرنا شرک فی الحکم نہیں بلکہ مقبول اور واجب ہے۔ اس لئے آپ کی حدیث قولی یا فعلی پر عمل کرنا بھی بحکم قرآن ہی ثابت ہے کیونکہ آپ کی اطاعت اور اتباع سے اصلی مراد آپ کی حدیث پر عمل کرنا ہے۔

چکڑالوی۔ شرعی احکام کا حاکم سوائے خدا کے کوئی دوسرا نہیں ہے جیسے ان الحکم الا للہ ﴿۴﴾ (خدا کے سوا کسی کا حکم ہی نہیں) وما اختلفتم فیہ من شیٍٔ فحکمہ الی اللہ ﴿۲۵﴾ (جن جن باتوں میں تم لوگ آپس میں اختلاف رکھتے ہو تو اس کا حکم خدا ہی کے حوالے ہے)

پس دونوں آیتوں سے ثابت ہے کہ حدیث رسول پر عمل کرنے سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ رسول بھی شرعی احکام کے حاکم ہیں۔ حالانکہ وہ سراسر قرآنی حکم کے خلاف ہے۔

گنجوی۔ بلاشک رسول صلعم بھی بحکم خدا شرعی احکام کے حاکم ہیں۔ جیسے فان تنازعتم فی شیٍٔ فردوہ الی اللہ والرسول ﴿۵﴾ (پس اگر تم آپس میں کسی بات پر جھگڑ پڑو تو اس بات میں خدا اور رسول کے حکم کیطرف رجوع کرو)

آیت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ رسول صلعم بحکم قرآن شرعی احکام کے بارہ میں حاکم ہیں۔ خدا جانے آپنے اس دوسری آیت کو پیش کرنے سے کس غرض کیلئے گریز کی ہے۔ حالانکہ آپ کی قرآن دانی پر واجب تھا۔ کہ دونوں آیتیں پیش کر کے نتیجہ نکالتے۔

چکڑالوی۔ خدا کے سوا شرعی احکام میں خدا کا کوئی شریک نہیں جیسے ولا یشرک فی حکمہ احدا ﴿۱۵﴾ (خدا کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا)۔ پس اگر رسول کی حدیث پر عمل کیا جاوے تو شرک فی الحکم لازم آتا ہے۔ جو کہ بحکم آیت مذکورہ صاف ممنوع ہے۔

گنجوی۔ احکام شرعیہ میں رسول صلعم بالاستقلال حاکم نہیں ہیں۔ بلکہ حاکم بالتبع ہیں کیونکہ ولا یشرک الخ میں جو نفی مذکور ہے اس سے مراد شرک فی الحکم بالاستقلال ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ کو نفی شرک فی الحکم بالاستقلال اور بالتبع دونوں پر محمول کرنا تعارض آیات کا موجب ہے۔ جیسے ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ﴿۹﴾ (اور وہ رسول پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے۔ اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے) پس آیت مذکورہ میں خدا تعالے نے رسول صلعم کو احلال وتحریم کا فاعل وحاکم قرار دیا ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ شرعی احکام کا مستقل حاکم تو خدائے ذوالجلال ہی ہے مگر اس واحد لاشریک نے اپنے رسول مقبول صلعم کو شرعی احکام میں حاکم بالتبع ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ فلا مجال للاعتراض علیہ

چکڑالوی۔ رسول کو بالتبع شریک فی الحکم تسلیم کر لینا بھی شرک ہے جیسے ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ ﴿۲۵﴾ (کیا ان لوگوں نے خدا کے شریک بنا رکھے ہیں تو انہوں نے ان کے لئے دین کا راستہ ٹھیرا دیا ہے کہ جس کا خدا نے اذن نہیں دیا)

گنجوی۔ رسول صلعم چونکہ داعی الی اللہ مطاع ہونے میں ماذون من اللہ ہیں تو لامحالہ آپکو بالتبع شریک فی الحکم تسلیم کر لینا ضروری ہے۔ جیسے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ﴿۵﴾ (جو رسول ہم نے بھیجا اس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود یہی رہا ہے کہ خدا کے حکم سے اس کا کہا مانا جائے)

آیت مذکورہ سے واضح ہے کہ ہر ایک رسول مطاع امت ہونے میں ماذون من اللہ ہے جس سے ہر ایک رسول کا بالتبع شریک فی الحکم ہونا بحکم خدا ثابت ہے۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۲۲﴾ (اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور خدا کے اذن سے خدا کی طرف لوگوں کو بلانیوالا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے)

آیت بالا سے صراحتاً ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم شرعی احکام میں خدا کی طرف سے ماذون ہیں اور یہی کا نام شریک فی الحکم بالتبع ہے۔ پس جب آپ حاکم بالتبع بحکم قرآن ثابت ہیں۔ تو آپ کی حدیث پر عمل کرنا بھی بلاشک جائز ہے۔ پھر باوجود آپکے ماذون من اللہ ہونے کے جو شخص آپکی حدیثوں کے مطابق عمل کرنے سے مسلمانوں کو کافر ومشرک جانتا ہے تو وہ خود بحکم ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ﴿۶﴾ کے صریح وعید شدید میں داخل ہے۔

چکڑالوی۔ جیسے رسول کی امت کے اعمال بسبب شرک کے برباد ہو جانے کی زد میں ہیں۔ ویسے رسول صلعم کا حال ہے کہ اگر آپ شرک کریں تو آپکے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ جیسے لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین (اے پیغمبر اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے سارے عمل ضبط ہو جائیں گے۔ اور تم ضرور گھاٹے میں آجاؤ گے)

گنجوی۔ اعتراض مذکور دو وجہ سے باطل ہے۔ اول یہ کہ آیت شرطیہ ہے۔ جس کی شرط کا موجود ہونا غیر متیقن ہے۔ جب شرط کا موجود ہونا غیر متیقن ہے تو اس کی جزا (بربادی اعمال) پر یقین کر لینا کیونکر جائز ہے۔ دوم یہ کہ ایسے خطابات آیات قرآنیہ میں کثرت سے موجود ہیں۔ مگر ان سے مراد ترغیب وترہیب امت ہے۔ جیسے وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا ﴿۱۵﴾ (اے پیغمبر تمہارے پروردگار نے قطعی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کیا کرو اگر والدین میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچیں تو ان کے آگے اُف بھی نہ کرو اور

ون کو جھڑکو اور اُن سے ادب کیساتھ کہا کرو
ر محبت سے خاکساری کا بچھونا ان کے آگے جھکائے
ہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ کہ اے
رے پروردگار جسطرح انہوں نے مجھکو بچپن میں
ہے۔ یعنی میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں اسی
ح تو بھی ان پر رحم کیجیو"
آیت مذکورہ سے واضح ہے کہ اگر حضرت رسول
لعم کو اپنے والدین پر احسان کرنے اور آداب بجا
لنے کی بابت اصل مخاطب و مامور قرار دیا جائے
ثابت ہوگا کہ آپکے والدین آپ کی نبوت کے زمانہ
ں زندہ موجود تھے جنپر احسان کرنے کی بابت آپکو
طب و مامور فرمایا۔ حالانکہ بالتواتر ثابت ہے
آپکے والدین آپکی بچپنی میں ہی فوت ہوگئے تھے
س لئے ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگرچہ بظاہر آپ
طب ہیں مگر درحقیقت آپکی اُمت کی تعلیم مراد ہے
س لئے چکڑالوی صاحبان کا رسول صلعم کو شرک
ہ میں لانا اور آپ پر بربادی اعمال کی سزا مقرر
متعصبین حضرات کی ایمان کش جرأت ہے۔
چکڑالوی۔ رسول کو قرآن کے منزل من اللہ
نے میں کبھی شک پڑجایا کرتا تو خدا سے حکم ہوتا
تم اہل کتاب کے علماء سے دریافت کرلیا کرو تو
ب رسول کو اہل کتاب کے علماء سے اپنا شک رفع
نے کی بابت حاجت پڑتی تھی۔ تو ان کو شرعی احکام
حاکم سمجھنا اور آپ کی حدیث پر عمل کرنے کو باعث
نجات تصور کرنا سراسر خلاف عقل ہے۔ جیسے
فان کنت فی شکٍ مما انزلنا الیک فاسئل
الذین یقرءون الکتاب من قبلک ۱۱/۵ (اے
پیغمبر یہ قرآن جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے اگر
س کی نسبت تم کو کسی قسم کا شک پڑجائے تو تم
سے پہلے جو لوگ کتاب کو پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لو)
گنجوی۔ اگر رسول صلعم بحکم خدا اہل کتاب کے
علماء سے قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے بارے
میں مزید اطمینان حاصل کرنے کیلئے دریافت فرما
لیتے تو اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ کیونکہ یہ تو
ابراہیمی سنت تھی۔ جیسے انہوں نے خدا سے مردوں
کو زندہ کرنے کی بابت سوال کیا۔ تو خدا نے فرمایا
اے ابراہیم ع کیا تم کو ہماری اس قدرت پر ایمان

نہیں۔ تو عرض کیا کہ مجھکو ایمان ہے لیکن مزید
اطمینان حاصل کرنے کے لئے آپ سے سوال کیا
ہے۔ تو اس پر خدا نے ابراہیم کو مُردے زندہ
کرنے کا ایک مثالی معائنہ کرایا جس سے ابراہیم
کو مزید اطمینان کا مرتبہ حاصل ہوگیا۔ تو ثابت
ہوا کہ مزید اطمینان کے لئے سوال کرنا کوئی عیب
کی بات نہیں۔ جیسے واذ قال ابراھیمؑ
رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم
تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ
اربعة من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل
علی کل جبل منھن جزءًا ثم ادعھن یاتینک
سعیًا ۳/۲۴ (اے پیغمبر اس واقع کو یاد کرو کہ جب
ابراہیم نے خدا سے سوال کیا کہ اے میرے پروردگار
مجھکو دکھا کہ قیامت کے دن مُردوں کو کیونکر زندہ
کرے گا۔ خدا نے فرمایا کہ کیا تم کو اس پر ایمان نہیں
عرض کیا ایمان تو ہے لیکن آنکھ سے دیکھنا چاہتا
ہوں۔ تاکہ میرے دل کو پورا پورا اطمینان ہو جائے
فرمایا چار پرندوں کو پکڑو اور ان کو اپنے پاس
منگواؤ یعنے بوٹی بوٹی کرڈالو۔ پھر ایک ایک
پہاڑی پر ایک ایک ٹکڑا اُنکا رکھدو تو پھر
ان کو بلاؤ۔ تو وہ تمہارے پاس دوڑے چلے آئینگے)
آیت مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم
نے مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے سوال کیا
مگر حضرت رسول عربی کو خود خدا نے فرمایا فان
کنت فی شکٍ الخ یعنے اگر آپکو مزید اطمینان
حاصل کرنے کی خواہش ہو تو اہل کتاب سے دریافت
کرو۔ جیسے فاسئل الذین یقرءون الکتاب
من قبلک سے واضح ہے کیونکہ اسئل صیغہ امر
ہے جس کے مخاطب و مامور رسول صلعم ہیں۔
چکڑالوی۔ قرآن کے موجود ہوتے اگر حدیث
رسول پر عمل کرنا جائز ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ اس
استغاثہ کی نقل قرآن میں کیوں بیان فرماتے
جسکو رسول آخرت میں امت کی شکایت کی بابت
دربارِ خدا میں پیش کریں گے۔ جیسے قال
الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن
مھجورا ۱۹/۳ (رسول خدا خدا کی جناب میں عرض
کریں گے۔ کہ اے میرے پروردگار میری امت

اس قرآن کو متروک کردیا تھا۔
گنجوی۔ جس قوم پر قیامت کے دن رسول عربی
صلعم دعویٰ دائر کریں گے اس کا صحیح مصداق
چکڑالوی صاحبان معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی مسلمانوں
کو رسول صلعم کی اطاعت اور اتباع سے بڑے شدو
مد کے ساتھ منع کرتے رہتے ہیں اہل حدیث کے
مطابق عمل کرنیوالے مسلمانوں پر کفر و شرک کی
بھرمار رکھتے ہیں۔ جیسے وعظوں۔ لیکچروں اخباروں
اور رسالوں میں بڑے بڑے بے اصل مضامین
درج کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو راہِ راست سے
محروم کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس لئے رسول عربی
علیہ السلام دعویٰ دائر کریں گے کہ چودھویں صدی
کے اول میں ایک چکڑالوی پیدا ہوا جس نے
مسلمانوں کو قرآن پر عمل کرنے سے روک دیا کہ
رسول کی اطاعت و اتباع صریح شرک ہے پھر
اس کے مرجانے کے بعد اس کے حواریوں نے تقریروں
تحریروں اخباروں اور رسالوں کے ذریعے ہرطرح
مخالفت و اغوا کا شور برپا کردیا جس سے بھولے
بھالے مسلمان رسول کی اطاعت و اتباع سے
متنفر ہونے لگے۔ حالانکہ قرآنی آیات میں کثرت
کے ساتھ آپ کی اطاعت اور اتباع کی تاکید مزید
موجود ہے والسلام۔
(راقم الحروف محمود گنجوی عفی عنہ حالوارد ڈیرہ
اسمٰعیل خان)

حقیقتِ مسیح ازروئے بائبل

(نمبر ۱)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ و
السلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ و
اصحابہ اجمعین۔
ماہ نومبر سنہ ۲۲ء کی ۹ تاریخ کو اتوار کا دن ہے
قریبًا ۱۲ بجے کا وقت ہے۔ شہر امرتسر کے دروازہ
مہاں سنگھ اور دروازہ گھی منڈی کے درمیان،
ایک مسیحی ڈاکٹر کے مکان پر ایک مسلمان مریض (جسکو
کھانسی کی تکلیف ہے) دوا لینے کے لئے آیا ہوا ہے

اس مسلمان مریض اور اس مسیحی ڈاکٹر کے درمیان جو مذہبی گفتگو ہوئی ہے اس کو ناظرین اخبار الفقیہ کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسلمان۔ ڈاکٹر صاحب انجیل مرقس کے باب ۱۶ کی آیت ۱۹ میں لکھا ہے۔ کہ "غرض خداوند انہیں ایسا فرمانے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا" اور انجیل لوقا کے باب ۲۴ کی آیت ۵۱ میں لکھا ہے کہ "ایسا ہوا کہ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا۔ ان سے جدا ہوا اور آسمان پر اٹھایا گیا"

کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔

مسیحی ڈاکٹر۔ بیشک میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔

مسلمان۔ ڈاکٹر صاحب! انجیل متی کے باب ۲۴ کی آیت ۳ میں لکھا ہے کہ "جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگردوں نے خلوت میں اس پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہوگا۔ اور تیرے آنے کا اور زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے" کیا حضرت مسیح بذات خود ہی دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے یا کوئی اور شخص بعد میں پیدا ہو کر ان کی خو اور بو پر چلکر ان کا مثیل ہوگا اور مسیح کہلائیگا۔

مسیحی ڈاکٹر۔ حضرت مسیح اپنے جسم عنصری کے ساتھ ہی دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ بات نہیں ہے کہ کوئی شخص بعد میں پیدا ہو اور حضرت مسیح کا مثیل ہو کر ان کی خو اور بو پر چلکر مسیح کہلائے دیکھو اعمال کے باب اول کی آیت ۹ تا ۱۱ میں صاف صاف لکھا ہے کہ "وہ یہ کہہ کے ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور اس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کیطرف تک رہے تھے۔ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تھے اور کہنے لگے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح جس طرح تم نے اسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آویگا"

ان آیات مقدسہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے نازل ہونگے۔ کیونکہ جس ذات کا آسمان پر اٹھایا جانا کتاب مقدس کی رو سے ثابت ہے۔ اس کے پھر آسمان سے اترنے میں کوئی مشکل نہیں۔

مسلمان۔ "پیدائش" کے باب ۵ کی آیت ۲۴ میں لکھا ہے کہ "حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور غائب ہوگیا۔ اس لئے کہ خدا نے اسے لے لیا" اسی طرح عبرانیوں کے باب ۱۱ کی آیت ۵ میں لکھا ہے کہ "ایمان کے سبب سے حنوق اٹھایا گیا۔ تاکہ موت کو نہ دیکھے اور نہ ملا اس لئے کہ خدا نے اسے اٹھا لیا تھا" یہ واقعہ ۳۰۱۷ سال قبل از مسیح کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ کا اس بات پر ایمان ہے کہ حضرت حنوک (جن کو ہم لوگ حضرت ادریس کہتے ہیں) بھی اپنے جسم کیساتھ آسمان پر (آج سے ۴۹۴۱ سال پہلے) اٹھائے گئے تھے۔

مسیحی ڈاکٹر۔ ہاں صاحب! کتاب مقدس کے ان مقامات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حنوک نبی بھی آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ اور آج تک آسمان پر زندہ ہیں۔

مسلمان۔ "کتاب سلاطین" نمبر ۲ کے باب دوم کی آیت ۱ و ۲ و ۱۱ میں لکھا ہے "اور یوں ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ ایلیاہ کو ایک بگولے میں اڑا کر آسمان پر لے جاوے۔ تب ایلیاہ الیسع کیساتھ جلجال سے چلا ..... اور ایسا ہوا کہ جونہی وے دونوں بڑھتے اور باتیں کرتے چلے جاتے تھے تو دیکھو کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے درمیان آ کر ان دونوں کو جدا کر دیا اور ایلیاہ بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا"

ڈاکٹر صاحب! کیا آپ اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایلیاہ نبی (جنکو ہم مسلمان لوگ الیاس پیغمبر کہتے ہیں) بھی اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

مسیحی ڈاکٹر۔ اس میں کیا شک ہے۔ کتاب مقدس میں تو اس جگہ پر صاف صاف لکھا ہے کہ ایلیاہ نبی اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا تھا۔

مسلمان۔ ڈاکٹر صاحب! آپ نے ابھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور آج تک آسمان پر زندہ ہیں۔ اور بذاتِ خود جسم کے ساتھ ہی دوبارہ نازل ہوں گے۔

ملاکی نبی کی کتاب کے باب ۴ کی آیت ۵ میں لکھا ہے۔ کہ "دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا"

دیکھو یہاں ملاکی نبی پیشگوئی کرتا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور سے پہلے ایلیاہ نبی نازل ہونگے۔ اب میں صرف اتنا ہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ مسیح کے ظہور سے پہلے حضرت ایلیاہ (جنکا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا اور آج تک وہاں زندہ رہنا آپ تسلیم کرتے ہیں) آسمان سے اترے تھے۔ اگر آپ انجیل متی باب ۱۱ آیت ۱۴ اور انجیل لوقا باب اول آیت ۷ کو پڑھکر یہ کہیں کہ ایلیاہ جو آنیوالا تھا۔ وہ یوحنا نبی ہے جو ایلیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلتا تھا۔ یعنی ایلیاہ کا مثیل تھا۔ تو میں کہونگا کہ ملاکی کے باب ۴ کی آیت ۵ میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ایلیاہ نبی کی طبیعت کی اور قوت کے ساتھ چلکر کوئی شخص اس کا مثیل کہلائے گا اس آیت سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایلیاہ حضرت مسیح موعود کے ظہور کے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔

اور مزے کی بات سنئے کہ انجیل یوحنا کے باب اول کی آیت ۱۹ تا ۲۳ میں لکھا ہے:۔

"اور یوحنا کی گواہی یہ تھی۔ جبکہ یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون۔ کیا تو الیاس ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں تب انہوں نے اس

ے کہا کہ تو کون ہے تاکہ ہم انہیں جنہوں نے ہم کو
۔ کوئی جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس
کہا کہ میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا بیابان میں ایک
رنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو درست
و۔"

دیکھئے کہ حضرت یوحنا (حضرت یحییٰ بن ذکریا)
ف صاف کہتے ہیں کہ میں ایلیاہ نہیں ہوں۔ ڈاکٹر
احب! اب بتلائیے کہ انجیل متی کے باب ۱۱ کی آیت
کو صحیح مانیں۔ یا انجیل یوحنا کے باب اول کی ان
ت کو۔ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خدا کے
کے سچے نبی ہیں۔ اور آپ اس بات کو بھی تسلیم کر چکے
یں کہ جس ذات کا جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا
ب مقدس سے ثابت ہو۔ اسی جسم کا پھر آسمان
ے اترنا کوئی مشکل نہیں۔ دیکھئے سلاطین دوم کے
ب دوم کی آیت ۱ و ۲ و ۱۱ کی رو سے ایلیاہ نبی کا
م کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت ہے اور
لاکی نبی کی کتاب کے باب ۴ کی آیت ۵ کی رو سے
سیح موعود کے ظہور سے پہلے ایلیاہ کا نازل ہونا
روری قرار دیا گیا ہے۔ اب میری صرف اتنی گذارش
ہے کہ کیا حضرت عیسیٰ کے (جنکو آپ خداوند یسوع
مسیح کہتے ہیں) ظہور سے پہلے حضرت الیاس نبی
(ایلیاہ نبی) آسمان سے اپنے جسم کیساتھ نازل
ہوئے تھے؟

مسیحی ڈاکٹر۔ (اس تقریر سے لاجواب ہو کر
مسلمان مریض کے اس سوال کا جواب نہ دیتے
ہوئے) بابو حبیب اللہ صاحب! ذرا باہر دھوپ میں
آئیے۔ میں آپ کے گلے میں دوائی لگا دوں۔
آپکو کھانسی کی شکایت معلوم ہوتی ہے۔ آپ بار
بار کھانستے ہیں۔ اس دوائی کے لگانے سے
گلے کی خراش دور ہو جائے گی۔

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر)

قبول اسلام } ۱۰۔ اکتوبر ۲۶ء کو حضرت مولانا مولوی قاضی محمد احسان الحق صاحب ناظم [سیٹ]
مرکز دفتر اسلام جماعت رضائے مصطفےٰ کے دست حق پرست پر
سمی ٹیکا نے اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔
استقامت بخشے آمین۔ (عبدالمجید خان دفتر رضائے مصطفےٰ دکا [illegible])

فتاویٰ

مسئلہ ماسٹر محبت علی صاحب صدر اعلیٰ مدرسہ انجمن خادم المسلمین احمد آباد۔
"ملازمت کی وجہ سے کوٹ پتلون پہننا اور گھر میں آکر اپنے کپڑے پہننا جائز ہے یا ناجائز؟ اور جو شخص اپنی بی بی کو طلاق دے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

الجواب

کوٹ پتلون وغیرہ انگریزی لباس پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ اور بی بی کو تین طلاق دینے کے طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔ کہ بے حلالہ اس سے پھر نکاح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ محمد اکبر خان صاحب سلوٹر میواڑ راجپوتانہ متصل کوتوالی۔
"حاملہ سے صحبت کرنا کبتک جائز ہے؟ مسلمان کو بت کے روبرو بکرا وغیرہ ذبح کرنا کیسا ہے۔ اذان میں محمد رسول اللہ پر انگوٹھے چومنا کیسا ہے اور نہ چومنا کیسا؟ اگر کوئی شخص اذان کہکر نماز پڑھنے لگے۔ اور دوسرا شخص آکر پھر اذان کہے تو اسے نماز توڑ کر منع کرے؟

الجواب

اپنی حاملہ عورت سے صحبت کرنا شرعاً حلال ہے مگر بخوف اسقاط حمل نہ کرنا بہتر ہے۔ اور بتوں پر جانور ذبح کرنا کفر ہے۔ اور اذان میں حضور کا نام نامی سنکر درود پڑھنا اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر ملنا مندوب و مستحب ہے۔ اور اذان کہنے سے منع کرنے کے لئے نماز توڑنا نہ چاہیئے۔ کہ تکرار اذان مشروع ہے اور نماز توڑنا حرام۔

مسئلہ محمد طاہر صاحب خریدار ۱۳۳۳ مرادآباد بازار چوک۔
بارش کے دن مغرب و عشاء ملاکر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

مذہب حنفی میں سواء مزدلفہ و عرفات کہیں کسی سبب سے دو نمازیں ایک وقت میں ملاکر پڑھنا صحیح نہیں اگر پڑھیگا تو غیر وقتیہ نماز نہ ہوگی۔ اور فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ سید نادر علی صاحب وفدار پنشنر۔
سنت فجر پڑھکر لیٹنا پھر فرض پڑھنا۔ نماز فجر میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد امام و قوم کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا پھر سجدہ میں جانا۔ فرائض میں رکوع کے بعد قومہ میں حمداً کثیراً طیباً مبارکاً کہنا۔ آمین بالجہر کہنا۔ رفع یدین کرنا۔ مقتدیوں کا الحمد پڑھنا۔ سینے پر ہاتھ باندھنا اور تراویح آٹھ رکعت پڑھنا۔ بیس رکعات کو بدعت عمری کہنا۔ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں کہنا۔ عیدگاہ نہ جانا۔ مسجدوں میں نماز پڑھنا۔ وتر ایک رکعت پڑھنا۔ اور رکوع کے بعد قومہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کیسا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہیں یا ممات النبی۔ اولیاء قبروں میں زندہ ہیں یا مردہ؟

الجواب

افعال مذکورہ بالا غیر مقلدانہ خلاف مذہب احناف کرام ہیں۔ حنفی مذہب کو ان پر عمل نہ کرنا چاہیئے انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ ہماری آنکھوں سے پردہ فرما گئے ہیں۔ اور اولیاء عظام ایک حال سے دوسرے حال اور ایک محل سے دوسرے محل کو انتقال فرما جاتے ہیں۔ کما تقرر فی محالہ۔

مسئلہ عبدالرزاق صاحب پولیس علاقہ سیدانی بی درگاہ کوہ ازڈسٹرکٹ ضلع میسور۔
عورتوں کو مجلس میلاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مطلقہ عورت کو قبل گذرنے عدت کے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

عورتوں کو زنانی مجلسیں کرنا جائز ہیں جو کہ انمیں کسی قسم کی ممنوعات شرعیہ نہ ہوں۔ اور صرف اللہ اور اللہ کے رسول کے ذکر پر مشتمل ہوں۔ اور آواز گھر سے باہر نہ نکلے۔ نامحرموں کے کان تک نہ پہونچے اور بے پردگی نہ ہو۔ ورنہ ناجائز۔ مطلقہ عورت سے قبل عدت گذرنے کے نکاح کرنا حرام ہے اگر کیا جائے گا۔ نکاح نہ ہوگا۔ محض حرام و زنا ہوگا۔

مسئلہ صوفی حاجی فاروقی جہانگیر پور پٹواری خریدار ۱۲۷۵۔
جس انجمن کے روح رواں کادیانی ہوں اس انجمن کا کوئی مسلمان رکن بن سکتا ہے یا نہیں؟ اور

اس کی مالی وجانی امداد وغیرہ قادیانی کی امداد ہوگی یا نہیں۔ جو مولوی کسی مصلحت یا کسی لالچ سے انجمن مذکور کا حامی اور ہم خیال ہو کر اپنے اثر سے دوسرے مسلمانوں کو اس میں شریک کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اور ایسی انجمن کو انجمن تبلیغ الاسلام کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور جو لوگ قادیانی نہیں مگر قادیانیوں کو مسلمان اور فانی الرسول جانیں اور قادیانی کے برا کہنے والے علماء کو کافر موذی مفسد وغیرہ برے الفاظ سے یاد کریں انکا کیا حکم ہے؟

الجواب

انجمن مذکورہ میں مسلمانوں کو کسی طرح کی شرکت کرنا نہ چاہئے۔ بلکہ اس کے برباد کرنے کی کوشش وفکر کرنا چاہئے۔ انجمن مذکورہ کی حمایت وامداد درحقیقت کفر کی امداد وحمایت ہے۔ وہ انجمن تبلیغ الاسلام نہیں ہے۔ بلکہ انجمن ترویج وتبلیغ کفر ہے۔ قادیانی کو کافر نہ جاننے والے اس کے کفر میں شک کرنیوالے کافر ہیں مسلمانوں کو ان سے میل جول اور سلام کلام حرام ہے۔

کیا تقویۃ الایمان باعث ہدایت ہے؟

عن التالیفات اعلیحضرت عظیم البرکت حضرت سیدنا ومولانا شاہ فضل الرسول محقق عثمانی رضی اللہ عنہ

از قلم سگ آستانہ قدسیہ رضویہ غریب شہید الرضا عبدہ ابو الصفاء محمد غلام قادر حنفی القادری الرضوی طالب العلم علی اللہ آبادی حال بہاولپور۔

ناظرین اخبار الفقیہ! مضمون ذیل کو غور سے پڑھیں۔ وہابیہ کا یہ استدلال کہ تقویۃ الایمان باعث ہدایت ہے۔ مجھے چاہیئے کہ اس کا استیصال انہی علمائے کرام وصلحائے عظام کی تالیفات جلیلہ سے کروں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً مولوی اسمٰعیل کی تقویۃ الایمان کا رد لکھا جس سے گدی نشینان بارگاہ وہابیہ کی تقویۃ الایمان سبب ضلالت ثابت ہوئی۔ یہ تحقیق مجھ عاجز ناتوان کی نئی تحقیق ہی نہیں بلکہ بفرمان ذیشان صاحب الدرجۃ والشان امیر الرفعت والاحسان حضرت امیر عثمان علی خان شاہ دکن خلد اللہ ملکہ "گر خود وارفتہ منصور وجنید وبایزید اینجا" گویا اس سے پہلے ہی برائے آگاہی وہدایت عوام الناس علمائے کرام وصلحائے عظام اپنی تصنیفات مبارکہ میں بیان کر چکے ہیں جسے آج اس سرخی کے ضمن میں مجھے انہی علمائے کرام وصلحائے عظام کے اسمائے گرامی لکھنے ہیں کہ جنہوں نے تحریراً وتقریراً "تقویت" اور مصنف تقویت کا رد لکھا۔

جناب معظم مولانا مولوی محمد صدر الدین خانصاحب نے عقیدہ اسمٰعیلیہ کا رد لکھا۔ نام اس کا ہے منتہی المقال۔

علمائے بریلی شریف نے تقویت الایمان کا رد لکھا نام اس کا ہے "صیح الایمان"۔

علمائے رامپور نے تقویۃ الایمان کے متعدد رد لکھے کہ بعضے بمبئی میں مطبوع بھی ہوئے۔ اور اس ملک کے عالموں نے بھی اس کا استیصال کیا کہ مطبوع وہاں کے موجود۔

علمائے لکھنؤ نے اس کے مقامات کو رد کیا۔ مولوی محمد حیدر صاحب خلف الصدق حضرت مولانا مولوی محمد مبین صاحب اور مولوی محمد یوسف صاحب وغیرہ نے رد لکھی۔

علمائے مدراس وعلمائے حیدرآباد نے بھی اس کی رد کی۔ اسی طرح مولوی حاجی قاسم صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب اور مولوی شاہ احمد سعید صاحب نے اس کی رد کی۔

اب میں وہابیہ سے پوچھتا ہوں کہ وہ ایمان سے بتا دیں کہ کیا جن علمائے کرام کے اسماء گرامی اوپر عرض کئے گئے ہیں۔ انہی علمائے کرام نے تقویت ومصنف تقویت کا رد لکھا یا نہ؟ اگر لکھا تو کیوں؟ شاید کہ اس کے جواب میں مجبوراً یہ کہیں کہ رد لکھا تو معلوم ہوا کہ وہ باعث ضلالت تھی کہ اس کی تردید کیگئی۔ ورنہ برعکس اس کے کہ اگر وہ سبب ہدایت ہوتی۔ تو اتنا علمائے کرام مفتیان عظام تقویت ومصنف تقویت کی کیونکر رد کرتے۔

ناظرین الفقیہ کو معلوم ہو کہ اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی فرماتے ہیں ؎

دہلی لاکھ نہ اک گمراہی ہے ہماری تری

تو خاکسار کو بھی چاہیئے کہ مصنف تقویۃ الایمان کے خاندان سے اس بارہ میں ثبوت دے کر مخالف کے لئے جائے ملامت نہ رہے۔ برخلاف اس کے مجھے غیر سے کیا التفات اور کام ہے۔ کہ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ سنئے! جس وقت مولوی اسمٰعیل نے وہابی مذہب اختیار کیا۔ اور تقویۃ الایمان لوگوں کی نظروں سے گذری۔ تو اسی وقت تمام علماء وصلحاء نے اس پر ملامت کی اور سب سے پیشتر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے خاص شاگردوں اور عزیزوں نے ان کے اور بر وتقریر وتحریر سے رد وتشنیع کی۔ کہ جس کا جواب سرانجام نہ ہو سکا۔ مولوی محمد رشید الدین خانصاحب مرحوم کہ حضرت مولانا صاحب کے شاگردوں میں سے سرفہرست تھے اور مولوی محمد فضل حق صاحب کہ یگانہ عصر تھے اور حضرت مولانا شاہ محمد مخصوص اللہ صاحب اور مولوی الشاہ محمد موسیٰ صاحب صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب کے اور مولوی اخوان محمد شریف صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اور مولوی محمد حیات صاحب اور مولوی حاجی قاسم صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب اور مولوی محمد صاحب وغیرہم تمام اہلعلم تلامذہ حضرت مولانا صاحبان متفق ہوئے ان کے رد اور ابطال پر۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہند کے متعصب وہابی اوکی کی عبارت کو کہ جس میں مولوی اسمٰعیل کا وہابی مذہب اختیار کرنا اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے خاص شاگردوں اور عزیزوں سے خصوصاً حضرت مولانا محمد ۱۲۴۰ھ مخصوص اللہ صاحب وحضرت مولانا مولوی محمد موسیٰ صاحب صاحبزادے حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی سے تقویت اور مصنف تقویت کا رد کرنا ثابت ہوگیا۔ تو مجھے کافی امید ہے کہ وہ اسے ضرور تسلیم کر لیں گے۔ اگر نہ بھی کریں تو انہی کو ایسی ہٹ دھرمی ہمیشہ کے لئے مبارک رہے۔ جسے وہ ایک گونہ ہدایت سمجھتے ہیں۔

پھر اس جلسہ کی کیفیت بھی سنئے جو منگل کے دن انتیسویں تاریخ ربیع الثانی کو جامع مسجد شریف میں اکثر ان بزرگوں نے مجمع خاص وعام میں ملا اسمٰعیل اور میاں جی عبدالحی سے گفتگو ہوئی۔ اور مولوی اسمٰعیل تو غصہ سے مغلوب ہو کر چلے گئے۔ مولوی عبدالحی نے کچھ کلام کی۔ سو مطابق انجھو رے شد ولکنہ

دہندہ قبر شرک نیت اور سیوم کے فاتحہ میں
گیا کہ اگر ثواب اس دن میں نا ئیں نہیں جاتا
عایتِ مصلحت کرتا ہے۔ ممنوع نہیں ہے۔
ظرین! آپ نے دیکھا کہ صدہا ئے علمائے کرام
بیانِ عظام نے خصوصاً شاگردان حضرت مولانا
ان نے مذہب نجدیت کی کیسی جگنی کی کہ دہلی
جد جامع سے بڑے میاں عاجز و ساقط ہو کر واپس
ے۔ بھلا وہاں ٹھہرتے کیسے جب اُن کے مذہب
حقیقت ہی نہیں تو گفتگو کیونکر مناسب ہو ٭

مرکز وفود اسلام جماعت رضائے مصطفیٰ
کی جدّ و جہد
قبولِ اسلام

حضرت مولانا مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب رکن جماعت
مرکہ وناظم وفد شروانی ضلع ایٹہ سے نومسلمین
ایک فہرست ارسال فرمائی ہے جو گذشتہ ایام
میں ممدوح کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ اللہ
تعالیٰ ان لوگوں کو استقامت عطا فرمائے۔

سابق نام	اسلامی نام
مسمات شام سندر	زبیدہ
مسمات کونسلا	نجوبہ
مسمات ڈبکا	نقیصہ
گوڑی	شوکت علی
جیٹھا	محمود علی
موتی	عنایت اللہ
شب چرن	رحمت اللہ
مسمات سندر بائی	شریفن
مسمات جودہا	رحیمن
للتھہ	کرامت اللہ
گنگا رام	کرامت حسین
رامچرن	دین محمد
کھنکی لعل	عبد اللہ
سندر سنگھ	عطاء اللہ
کلو سنگھ	نور محمد
شنکر لعل	بدر الدین
بشمبر دیال	صادق حسین

سابق نام	اسلامی نام
مسمات لکریتہ	مقصودہ
جانکی	مسلیمن
رام سکھ	کریم اللہ

(قاضی محمد احسان الحق نعیمی ناظم مرکز وفود اسلام
جماعت رضائے مصطفےٰ آگرہ)

اپیل

از جانب انجمن راعیانِ ہند لاہور
بخدمت جمیع راعین برادرانِ ہند و ممالکِ غیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپکو بخوبی معلوم
ہے کہ انجمن راعیان کی بنیاد کس پُر آشوب زمانہ میں
رکھی گئی۔ یہ وہ وقت تھا۔ جبکہ قوم انتہائی ذلت
کو پہونچ چکی تھی اور ہم میں سے بعض ہمیں خیرباد
کہکر دوسری برادریوں میں نہایت فخر کے ساتھ داخل
ہو رہے تھے۔ اس وقت ہمارے بعض ہمدردانِ
قوم جن کے دلوں میں قومی درد موجود تھا۔ اُٹھے
اور قوم کی رہنمائی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان بزرگان
قوم نے قوم کی اصلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے
ہوئے ۱۹۱۵ء میں انجمن راعیانِ ہند
کی پنجاب کے دار الخلافہ لاہور میں بنیاد رکھی۔ خدائے
برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ انجمن ہٰذا نہایت خوش
اسلوبی سے قومی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اس
کے پہلے اجلاس منعقدہ ۱۵-۱ اپریل ۱۹۱۵ء بمقام
لاہور۔ قرار پایا کہ انجمن راعیان ہند مندرجہ ذیل
کاموں کو ہاتھ میں لے:-

طلباء کو وظائف۔ دورِ حاضرہ میں قومی ترقی
کے لئے تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ اور قومی بہبودی
کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ ہر ایک فرد بشر کو دولت
علم سے مالامال کیا جائے۔ اس لئے اراکین انجمن نے
بہتر خیال کیا کہ قوم کے مستحق اور ہونہار بچوں کو ان کی
تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں تاکہ سه

فدائے قوم کہلائیں وہ بچے نوجواں ہو کر

اور بعد از حصول علم وہ قوم و ملک کی خدمت (جو کہ
ابھی تک ہم میں مفقود ہے) کر سکیں۔ انجمن ہٰذا کی مدد
سے ہر شعبہ تعلیم کے متعلمان کو وظائف بہم پہونچائے
گئے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل نقشہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

(۱) اپریل ۱۹۱۵ء سے اخیر دسمبر ۱۹۱۵ء تک ۱۰۲۹ روپیہ
(۲) جنوری ۱۶ء سے دسمبر ۱۶ء تک ۳۴۲۴ روپیہ
(۳) جنوری ۱۷ء سے دسمبر ۱۷ء تک ۲۴۳۸ روپیہ
(۴) جنوری ۱۸ء سے دسمبر ۱۸ء تک ۳۰۳۲ روپیہ
(۵) جنوری ۱۹ء سے دسمبر ۱۹ء تک ۳۵۸۸ روپیہ
(۶) جنوری ۲۰ء سے دسمبر ۲۰ء تک ۱۰۳۲ روپیہ
(۷) جنوری ۲۳ء سے دسمبر ۲۳ء تک ۱۲۲۰ روپیہ
(۸) جنوری ۲۴ء سے دسمبر ۲۴ء تک ۱۹۴۰ روپیہ

کل میزان مبلغ ۲۲۰۶۲ روپیہ ہوئی۔

نوٹ:- ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء میں چونکہ الراعی
بلڈنگ زیر تعمیر تھی لہذا وظائف ان ہر دو سال کیلئے
ملتوی رہے۔

غرضیکہ قیام انجمن سے اکتوبر ۲۴ء تک انجمن ہٰذا نے
مبلغ ۲۲۰۶۲ روپیہ ہمدردانِ قوم سے وصول کیا اور
نونہالانِ قوم کی دینی و دنیاوی تعلیم پر صرف کیا۔
جس سے سینکڑوں راعی طلباء مستفیض ہو کر اسوقت
اعلےٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اس میں سے کچھ رقم فرزندانِ
قوم کو بطور قرض حسنہ دیگئی ہے۔ جن میں سے اکثر
بذریعہ اقساط واپس کر رہے ہیں لیکن بعض تا ہنوز
خاموش ہیں۔ انجمن مذکور کوشاں ہے کہ جن حضرات
کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور وہ برسرِ روزگار ہیں ان
سے مذکورہ بالا رقمیں وصول کی جائیں۔

انسدادِ رسوماتِ قبیحہ۔ انجمن راعیان ہند
کی یوم قیام سے یہی کوشش رہی ہے کہ برادری میں
جو رسومات بموقعہ شادی وغمی رائج ہیں انکی نہ صرف
اصلاح کی جاوے بلکہ انکا وجود ہی صفحہ ہستی سے معدوم
کر دیا جاوے۔ چنانچہ مختلف ذرائع سے اس کا تدارک
جاری ہے اور اب تک بڑے بڑے شہروں میں شرکت
انجمنوں کی معرفت اور دیہات میں سفیروں کے ذریعہ
پند و نصائح سے اہل برادری کو واضح کیا گیا کہ یہ
بد رسومات قوم کے لئے باعث ذلت و بربادی ہیں
نیز خدا تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
احکام کے خلاف ہیں۔ اخبار الراعی میں بھی بدعات
کے دور کرنے کے لئے مفید مضامین شائع کئے جاتے
ہیں۔ جو کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں جاتا ہے جسکا نہایت
ہی خوشگوار نتیجہ نکلا اور مقام شکر ہے کہ انجمن مذکور

کو اس کام میں ایک کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔

رواج اور وراثت۔ بدقسمتی سے دوسری زمیندار قوموں کیطرح راعی قوم میں بھی اکثر افراد وراثت کی تقسیم کے بارہ میں شرع کے خلاف رواج کی پابندی کرتے ہیں۔ اس کے انسداد کے لئے بھی ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک خاص قسم کے فارم چھپوا کر مختلف جگہوں پر روانہ کئے گئے ہیں اور کافی افراد قوم سے تحریری وعدے لئے گئے ہیں کہ وہ آئندہ رواج کی جگہ شریعت کے پابند ہوں گے یہ معاملہ حقیقتاً برادری کے اپنے ہاتھوں میں ہے اور امید قوی ہے۔ کہ ایک دن اراکین انجمن اس میں بھی انشاء اللہ العزیز ضرور کامیاب ہوں گے اور یہ بدنما داغ قوم سے دور ہوگا۔ چونکہ یہ معاملہ قوم کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے امید واثق ہے کہ دیگر برادران قوم بھی اس امر کو ملحوظ خاطر رکھیں گے اور ورثہ کا فیصلہ شرعی طور سے کریں گے۔

شادی فنڈ۔ شادی کے موقعہ پر جو اسراف اکثر رونما ہوتا ہے۔ وہ قابلِ افسوس ہے ہمارے بعض بھائی ایسے تھے کہ جو اس موقعہ پر لُٹ جاتے تھے اور یہی شادی بجائے خانہ آبادی ہونے کے خانہ بربادی ثابت ہوتی تھی۔ اراکین انجمن نے اس میں بھی نمایاں اصلاح کی۔ اور اس رسم کو حقیقتاً قوم کے واسطے باعث فخر بنا دیا اور فیصلہ کر لیا کہ ان کا کوئی نمائندہ ہر ایک قومی شادی میں شامل ہو اور اسراف کے بد نتائج سے آگاہ کر کے اس کی توجہ قوم کی تعلیم کی طرف منعطف کرائے۔ چنانچہ قوم نے اس کام میں انجمن کی خاصی امداد کی ہے اور شادی فنڈ کے ذریعہ ہونہاران قوم کی امداد فرمائی۔

سالانہ اجلاس۔ تبادلہ خیالات کے لئے سالانہ اجلاس منعقد کئے گئے۔ تاکہ اس اجتماع قوم میں ملک کے ہر حصے سے برگزیدہ اور صاحب الرائے بزرگ قوم کی اصلاح و بہبودی کے لئے تدابیر سوچیں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آٹھ اجلاس نہایت کامیابی سے ہو چکے ہیں۔ چار اجلاس خاص لاہور میں ہوئے اور ایک ایک جالندھر۔ امرتسر۔ سرہند بسی۔ اور لائلپور میں۔ جو مفید نتائج ان اجلاسوں سے ہوئے وہ آپ پر روشن ہیں۔

تنظیم۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح راعی قوم کا شیرازہ بھی بکھر چکا تھا خاندانوں کے خاندان مقدمہ بازی اور روزانہ کی لعنتوں میں برباد ہو رہے تھے۔ چونکہ راعین قوم کی کوئی باقاعدہ انجمن نہ تھی۔ لہذا مفاد قوم کے لئے نہایت سخت مشکل پیش آتی تھی۔ اسلئے ابتدائے قیام انجمن ہی سے کوشش کیگئی کہ ملک کے ہر حصہ میں انجمن کی شاخیں کھولکر ان کا الحاق مرکزی انجمن سے کیا جائے۔ چنانچہ نہایت ہی خوشی سے اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمیں نہ صرف ہندوستان ہی میں بلکہ افریقہ۔ امریکہ اور بغداد میں بھی شاخیں کھولنے کا موقعہ ملا جس سے تمام راعی قوم کا انتظام مرکزی انجمن کے ماتحت ہو گیا۔ اور انجمن کا وقار برادران وطن اور گورنمنٹ میں قائم ہو گیا جب کبھی اراکین انجمن کو کسی مقام میں خاندانوں میں جھگڑا اور فساد کی خبر پہنچی تو فوراً وہاں سفیر کے ذریعے اتفاق کرا دیا گیا۔ جس سے انجمن راعیانِ ہند لاہور کی خدمت کا پتہ چل سکتا ہے۔

اخبار الراعی۔ یہ امر طے شدہ ہے کہ فی زمانہ جس قوم یا ملت کا اخبار نہ ہو وہ قوم مُردہ خیال کیجاتی ہے۔ لہذا اخبار الراعی قوم کی صحیح ترجمانی کے لئے جاری کیا گیا۔ جو ابتک خدا کے فضل و کرم سے آپکی نظروں سے گذرتا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی بدستور گذرتا رہیگا۔

حلیم ٹکنیکل کالج۔ ملک میں عام تعلیم ہو جانے کے باعث جو تکلیفات پیش آ رہی ہیں۔ ان کو محسوس کرتے ہوئے اراکین انجمن نے نہ صرف راعی قوم کیلئے بلکہ عام مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے حلیم ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی تجویز پاس کی۔ تاکہ صنعتی تعلیم حاصل کر کے ہمارے بچے کسی اور کے دست نگر نہ ہوں اس کا سنگِ بنیاد حاتم قوم جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب ملک التجار کانپور نے رکھتے ہوئے نہایت فراخدلی سے پچیس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ راعی بلڈنگ جو کہ کالج مذکور کے لئے تجویز کیگئی تھی۔ پایۂ تکمیل کو پہونچ چکی ہے۔ اب فقط قوم کی مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے جناب حافظ صاحب موصوف و دیگر بزرگان قوم اگر توجہ فرمائیں تو یہ مفید انسٹی ٹیوٹ جاری ہوئے۔

مسجد۔ چونکہ راعین قوم خدا کے فضل و کرم سے دیندار قوم ہے۔ لہذا اسکا فرض اولین تھا کہ راعین بلڈنگ کے ساتھ ایک عالیشان مسجد تیار کی جائے۔ راعی بلڈنگ کے جنوب مغرب میں چوہدری جلال الدین صاحب و چوہدری امیر علی صاحب کاروالان نے اپنی قیمتی اراضی مسجد کے لئے عطا کی جس کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا ہے اگر قوم نے کافی امداد کی تو یہ مسجد نہایت شاندار بہت جلد تیار ہو جائے گی۔

فوجی خدمت۔ چند غلط فہمیوں کے باعث محکمہ فوج میں راعی قوم کے داخلے کے لئے رکاوٹیں تھیں جس کے باعث قوم کے ہمدرد ہمیشہ بے چین رہے اور اس نامنصفانہ عمل سے ہمارے قومی نوجوان جو خدا کریم کے فضل و کرم اپنی ہمسایہ قوموں سے ہر معاملہ میں اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ کے باعث مقبول ہوتے ہیں۔ محروم رہے قوم کے لئے یہ نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ بالآخر بزرگانِ قوم کی کوشش بلیغ سے افسران محکمہ ملٹری نے راعی قوم کے وہ حقوق جو دوسری مسلمان جنگجو قوموں کو دیئے گئے تھے۔ منظور فرمائے اور اب راعی قوم محکمہ فوج میں نہایت خوشی سے داخل ہو سکتی ہے۔

حضرات! انجمن راعیانِ ہند نے آپ سے آجتک زائد از ۷۰ ہزار روپیہ وصول کیا جس میں سے ۴۳ ہزار روپیہ وظائف فنڈ میں اور ۲۰ ہزار عمارت فنڈ میں اور باقی متفرق فنڈوں میں خرچ کیا۔ اب مالی حالت نہایت کمزور ہے جس کے باعث حلیم ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ جیسی مفید تجویز اور سینکڑوں ہونہار نوجوانوں کی وظائف کی درخواستیں التوا میں پڑی ہوئی ہیں لہذا آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ متذکرہ بالا ضروریات کو پیش نظر رکھکر انجمن کی امداد کے لئے تیار ہو جائیں اور امسال فراہمی چندہ کے لئے انتھک کوشش کریں آپکی خدمت میں ایک فہرست جیسا گذشتہ پرچہ میں اطلاعاً شائع کیا گیا تھا بھیجی جاتی ہے۔ امید ہے آپ کی کوشش سے کافی سرمایہ جمع ہو جائیگا جس سے انجمن کے سب کام سُدھر جائیں گے۔ اور آپ کو ثواب عظیم حاصل ہوگا۔

(۱) آنریبل سر محمد شفیع صاحب (۲) نواب مولا بخش صاحب منہاس (۳) حاجی حافظ محمد حلیم صاحب (۴) خان بہادر مولوی

ی صاحب۔ (۵) میاں عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا
بہادر عبدالغنی صاحب کرنال۔ کپتان سردار
محمد اسمٰعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ کپتان
ین صاحب بلوچستان۔ میاں باغ علی صاحب
چمن آباد۔ میاں شاہ نواز صاحب۔ میاں
ین صاحب۔ چوہدری علی محمد صاحب ذیلدار
ال۔ مہر امیر اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ
۔ سردار بہادر ولی محمد رسالدار میجر۔ میاں
الدین صاحب رئیس ہیج جیوے خاں۔ میاں
علی صاحب افسرال جھنگ۔ میاں دین محمد
رئیس گوجرانوالہ۔ خان بہادر ملک تاج الدین
حق نواز صاحب پریذیڈنٹ۔ میاں نذیر احمد
ب رئیس ڈانگ۔ شیخ تاج الدین صاحب
بیت ؛

التقریظات

ج نجدیہ یعنی ت وہابیہ } اس نام کا ایک ۴۸ صفحہ کا رسالہ جس میں نجد اور شیخ نجدی بانی فرقہ
کے حالات اور عقاید درج کئے گئے ہیں کہ
نے آج سے سوا سو سال پیشتر کس بیدردی
سلمانوں کو قتل کیا۔ ان کے اموال لوٹے۔
ان کے مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کی جس
عازیان اسلام شمشیر بکف نکلے اور
ن کو بد اعمالیوں کی خوب سزا دی۔ ابن سعود
مقدس مسلم کشی اور طائف میں تازہ مظالم کا
کر ہے۔ جو صرف ادھر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر
ج ذیل پتہ سے منگوالیں۔
الدین ایڈ کو نائب ناظم حزب الاحناف
د وزیر خان۔ لاہور

نگیر کا اکالی نمبر } اخبار عالمگیر امرتسر نے ۱۴۔ نومبر
کی اشاعت کو اکالی نمبر کی صورت میں شائع
ہے۔ اس کے پہلے صفحہ پر بابا نانک صاحب
صاحب کا نقشہ دیا گیا ہے اور باقی

مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ قرآن شریف اور بابا نانک صاحب۔ چولہ صاحب کی عظمت۔ گورونانک اور نماز۔ اکالی اور بابا نانک۔ اورنگ زیب اور اکالی۔ وغیرہ وغیرہ مضامین بہت ہی دلچسپ ہیں۔ ہمارے خیال میں تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان مضامین کو پڑھ کر لطف اٹھائیں قیمت اکالی نمبر کی ۲/ ہے۔ اور اخبار کی سالانہ قیمت ۶/ روپیہ۔ اشاعت ہفتہ میں دو دفعہ۔ ملنے کا پتہ:- مینجر صاحب اخبار عالمگیر امرتسر ؛

عملہ صفائی کی خدمات

پچھلے دنوں بلدیہ امرتسر کی بے عنوانیوں کی شکایات اخبارات میں شائع ہو رہی تھیں۔ مگر اہلکاران بلدیہ نے اس پر کوئی توجہ نہ کی لیکن حال میں ڈویژن ۹ کی حالت بہت ہی سدھر رہی ہے۔ لالہ خوشحال چند صاحب سنٹری انسپکٹر اور منگل سین و اوتم سنگھ نائب داروغان کی خدمات واقعی قابل قدر ہیں۔ انہوں نے صفائی کے متعلق جسقدر کوششیں کی ہیں۔ ایسی نظیریں ان سے پہلے کے عمال بلدیہ میں نہیں ملتی تھیں۔ نالیوں کے کناروں پر جس مٹی کے جسقدر ڈھیر جمع ہوتے تھے انھی سب کو فوراً اٹھوا کر صاف کرا دیا گیا۔ بھنگیوں اور بہشتیوں کی غفلت سے جسقدر خرابی صفائی میں واقع ہو رہی تھی وہ سب دور ہو گئی۔ باشندگان ڈویژن ۹ کی طرف سے سنٹری انسپکٹر صاحب کا عموماً اور ان کے نائبوں کا خصوصاً شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ وہ اس طرح ہمیشہ اپنے حلقہ کو صاف رکھوانے کی کوشش کریں گے ؛

قبول اسلام } ایک ہندو مسمی لبھو رام ولد لچھو رام سکنہ موضع نمون تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک آج ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ کو بروز جمعۃ المبارک جناب سید ولایت شاہ صاحب بمسجد حاجی پیر بخش لاہوری گجرات (پنجاب) کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اس کا اسلامی نام دین محمد رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے ؛
(سید ولایت شاہ گجرات (پنجاب)

جماعت رضائے مصطفےٰ کی سرگرمیاں

آجکل گیارہویں شریف کے موقعہ پر آگرہ میں وعظ کے جلسے بکثرت ہو رہے ہیں۔ حضرت مولانا مولوی قاضی محمد احسان الحق صاحب ناظم جماعت رضائے مصطفےٰ کی ولولہ انگیز تقریریں ہو رہی ہیں۔ بعض دیہات کے ملکانے راجپوت جو مرتد ہو گئے تھے وہ دفتر جماعت مبارکہ میں آ کر ایام ارتداد کے مصائب بیان کرتے اور علماء کو اپنے دیہات میں لیجانے کی استدعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ربیع الآخر کو رکابگنج میں میاں احمد علی صاحب کے ہاں جلسۂ وعظ تھا اس میں راجپوت مرتدین بھی شریک تھے۔ حضرت ناظم صاحب ممدوح نے اپنے پرلطف بیان میں اسلام کا مقابلہ دوسرے مذاہب سے کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں اس طریقے سے بیان فرمائیں کہ مرتدین پر خصوصاً اس کا بہت اثر پڑا۔ چنانچہ وہ سب کے سب صبح کو تائب ہو کر مشرف باسلام ہو گئے ایسا ہی دوسرے دیہات کی حالت ہے۔ (مولانا حکیم) محمد اسمٰعیل صدیقی رکن جماعت رضائے مصطفےٰ ناظم دفتر نشر و اشاعت آگرہ)

شاندار اسلامی کتب

شفاء القلوب } مصنفہ عالی جناب مولانا مولوی سید عمر کریم صاحب۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگانِ خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنتِ مستمرہ ہے۔ جو کہ ابتداء سے اسوقت تک جاری ہے اور اس میں احوال موتیٰ اور قبور پر بھی ایک وسیع بحث کیگئی ہے۔ قیمت عہ

مولود شریف } مصنفہ عالی جناب سید عمر کریم صاحب مرحوم یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ہی ظاہر ہے اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے جو ایڈیٹر الہلال مولانا ابوالکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

میلاد الرسول ہر دو حصہ } حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر ملک کے زبردست اہلِ قلم کے مضامین نظم و نثر درج ہیں۔ قیمت ۶ر

الجرح علی البخاری حصہ اول } مؤلفہ عالیجناب مولانا سید عبد الغفور صاحب دام فیوضہٗ۔ اس کتاب میں علمائے کرام احناف نے جو مضامین جرح کتاب بخاری کے ارقام فرمائے ہیں انکا مجموعہ ہے۔ ۸ر

انوار القدسیہ } حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلب کیواسطے رہنما عہ

کتاب الروح } اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کیا گیا ہے ارواح انسانی کے متعلق بے نظیر معلومات کا ذخیرہ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا مکمل بیان مصنفہ علامہ ہادی مصری فلسفر حجم ۲۱۲ صفحہ کلاں۔ عہر

المعراج } اس کتاب میں حضرت خواجۂ ہر دو عالم فخر عالمیان و آدمیان حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جسمانی معراج کا ثبوت قرآن شریف و احادیث صحیحہ و آثار صحابہ کرام و اقوال فقہائے عظام سے نہایت وضاحت سے سلیس اردو میں تحریر کیا گیا ہے۔ مورخین تک نے اس کتاب کی خوبی اور عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تحفۃ الناظرین } یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے تمام عقائد ... [illegible] ... کے نہایت وضاحت کے ... قرآن و حدیث اور ان کے اقوال علما ... [illegible] ... خلف الامام۔ جہا ... [illegible] ... مولود شریف ... [illegible] ... شرک بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے اس جامع کتاب میں ان تمام مسائل کو نہایت تشریح اور دلائل تحقیق کیا بحد قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید قیمت ۹ر

پیر کا بکرا } جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر و گیارہویں و مولود شریف و ... کی نسبت نقراد کے جواز پر قرآن و حدیث صحیحہ سے نہایت دلائل ... پیرایہ میں محققانہ طور پر شرح و بسط سے مدلل بحث کیگئی ہے۔ ۶ر

الفوز الکبیر اردو نخومیر } مولانا ابو المحاسن محمد علی صاحب مونگیری اعظمی ... کمال خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں اسے ترجمہ کیا گیا ہے جس سے طلباء کو آسانی ہو قیمت ۸ر

سماع موتیٰ و استمداد } اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہو کہ مُردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے ۴ر

اباطیل وہابیہ } ناظرین اگر آپکو کسی غیر مقلد یا بیشیعان علی کے عقائد کفریہ و باطلہ کے سننے کا موقعہ ہوا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور پڑھیں جس کے مطالعہ کرنے سے عقاید باطلہ سے بیزار ہو کر آدمی پکا مومن بن جاتا ہے۔ اگر آپ صد ا روپیہ خرچ کریں تو بھی نہیں پا سکتے۔ یہ فرقہ ہندوستان میں کب اور کیسے اور کیونکر آیا اور عبد الوہاب نجدی جس کے یہ غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا؟ اسکا مختصر حال درج ہے۔ عہ

عربی بول چال } اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کے عربی بول چال سیکھ سکتے ہیں قیمت ۵ر

کرشمۂ قدرت } ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علمائے احناف کا نام لیکر فراخدلی سے گالیاں دی ہوئی ہیں اس کا جواب مسمیٰ کرشمۂ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی نے لکھا ہے قیمت ۸ر

سیرت حسینؓ } شہداء کربلا امام ہمام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے مفصل حالات زندگی نہایت اعلیٰ و خوشخط قابلدید کتاب ہے قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ر

تصور پیر } اس کتاب میں تصوف و سالک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر فیصلہ کن مدلل عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ ۴ر

معیار الحق } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں ... ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ صرف اہلسنت و جماعت ہے۔ قیمت ۶ر

تحفۃ الاتقیاء فی تحقیق افضل البشر } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو بکر صدیق سب سے افضل ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے ایکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قیمت ۹ر

رحمۃ للعالمین } حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحمۃ للعالمین ہونیکا ثبوت ۵ر

تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ۔ **مینیجر اخبار "الفقیہ" امرت سر (پنجاب)**